جلد ۲ | ۱۲ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۳ شعبان ۱۳۶۷ ہجری | ۱۲ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۲

مختصرات

شملہ ۱۱ جون۔ مشرقی پنجاب کی وزارت میں چودھری لہری سنگھ اور سردار ایشر سنگھ مجھیل کی جگہ گیانی کرتار سنگھ اور مسٹر کرشن گوپال دت کو وزیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

کراچی ۱۱ جون۔ آج صبح بلجیم کے سفیر متعینہ پاکستان نے اپنے سفارتی کاغذات پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان کی خدمت میں پیش کئے۔

کراچی ۱۱ جون۔ سندھ اسمبلی کی لیگ پارٹی نے آج صبح تین گھنٹے تک کراچی کو سندھ سے علیحدہ کرنے کے فیصلہ پر غور کیا۔

اردو کو جلد سے جلد پاکستان میں ذریعہ تعلیم بنا دیا جائیگا

پاکستان کے انٹر یونیورسٹی بورڈ کے اہم فیصلے

کراچی ۱۱ جون۔ پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن کی صدارت میں انٹر یونیورسٹی بورڈ کا اجلاس ہوا۔ جس میں متعدد اہم فیصلے ہوئے۔

بورڈ نے فیصلہ کیا کہ جتنی جلدی ہو سکے۔ پاکستان میں انگریزی کی جگہ زبان اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ کم از کم مغربی پاکستان میں تو چار پانچ سال تک ہی انگریزی کی جگہ اردو کو لے لینی چاہیئے۔ مشرقی پاکستان کے متعلق پانچ سال کے بعد اس سوال پر غور کیا جائے گا۔ کہ اردو کو کس حد تک وہاں رائج کیا جا سکتا ہے۔

بورڈ نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ بی۔ اے کے طلباء کے لئے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ وہ ڈگریاں حاصل کرنے سے قبل کچھ وقت خدمت خلق کے لئے دیں۔ تاکہ ان سے دیہات سدھار اور تعلیم بالغان کا کام لیا جا سکے۔

بورڈ نے ایسے کیمپ کھولنے کی بھی سفارش کی ہے جن میں طلباء تعطیلات کے ایام گذار سکیں کیمپ کے اخراجات طلباء اور حکومت کو مل کر ادا کرنے ہوں گے۔

سائنس کی تعلیم کے متعلق بورڈ نے فیصلہ کیا کہ مناسب وقت تک کے لئے بیرونی ممالک کے نمائندوں کی خدمات حاصل کی جائیں۔ نیز سائنس کی [illegible] کرنے والے طلباء کو مختلف یونیورسٹیوں میں بھیجا جائے۔ تاکہ ان کی تربیت زیادہ بہتر ہو سکے۔

اس موقعہ پر وزیر تعلیم پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی تعلیمی کانفرنس نے فیصلہ کیا تھا کہ پاکستان کا نظامِ تعلیم اسلامی اصولوں پر مبنی ہونا چاہیئے۔ میں چاہتا ہوں کہ بورڈ اِس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے سوال پر بھی غور کرے اور مناسب سکیم مرتب کرے۔

پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر باری باری بورڈ کے صدر مقرر ہوا کریں گے۔

پاکستان کے نئے ٹکٹ

کراچی ۱۰ جون۔ قیام پاکستان کی یادگار کے طور پر ڈاک خانے کے جو ٹکٹ حال ہی میں حکومتِ پاکستان نے جاری کئے ہیں۔ ان میں نہ صرف ٹکٹ سازی کے تازہ ترین آرٹ کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ بلکہ وہ مسلمانوں کے تاریخی آرٹ کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس سلسلہ کے چار ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں۔ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ نیلے رنگ کا ہے۔ اور اس پر دستور ساز اسمبلی کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ اڑھائی آنے کا ٹکٹ سبز رنگ کا ہے اور اس پر کراچی کے ہوائی اڈے کے دروازہ کی تصویر ہے تین آنے کا ٹکٹ بھورے رنگ کا ہے اور اس پر قلعہ لاہور کا دروازہ دکھایا گیا ہے۔ ایک روپے کے ٹکٹ پر چاند تارے کی تصویر ہے۔

فلسطین میں عارضی طور پر لڑائی بند ہو گئی

صلح سے ۲ دو گھنٹے قبل یہودی طیاروں کا دمشق پر حملہ

بیت المقدس ۱۱ جون۔ پاکستان کے وقت کے مطابق آج صبح ساڑھے گیارہ بجے سر زمینِ فلسطین میں عارضی طور پر لڑائی بند کر دی گئی۔ اس موقعہ پر اتحادی اقوام کے مقرر کردہ متعدد غیر ملکی مبصرین موجود تھے۔ قاہرہ میں مصر کے وزیر خارجہ نے تلاوت قرآن مجید کے بعد لڑائی بند کرنے کا اعلان کیا۔ لڑائی بند ہونے سے دو گھنٹے قبل یہودی فوج نے بیت المقدس کی عرب چوکیوں پر گولیاں برسائیں۔ نیز شام کے دار الحکومت دمشق پر ہوائی جہازوں کے ذریعے سے بم پھینکے۔

اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث کونٹ برنادوٹ نے فلسطین کے نزدیک ایک جزیرہ میں اپنا ہیڈ آفس بنا لیا ہے۔ اس جگہ ایک ہفتے کے اندر اندر عرب اور یہودی نمائندوں کی ایک صلح کانفرنس منعقد ہوگی۔

کل رات لیک سکسس میں سلامتی کونسل نے روس کے اس مطالبہ پر غور کیا کہ اس کے نمائندہ کو بھی بطور مبصر فلسطین بھیجا جائے۔

وزراء مساجد میں عوام سے ملاقات کیا کریں گے!

لاہور ۱۱ جون مغربی پنجاب کے نئے وزیر مال میجر مبارک علی شاہ نے لاہور کی ایک مسجد میں نماز جمعہ کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا۔ وزراء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر جمعہ کو مختلف مساجد میں جا کر عامۃ المسلمین سے ملاقات کی جائے۔ اور ان کی شکایات سُنی جائیں۔ آپ نے کہا۔ نئی وزارت کو ۲ دو ماہ کی مہلت ملنی چاہیئے۔ تاکہ وہ حالات کا جائزہ لے سکے۔ اس کے بعد عوام کو نتائج کی توقع رکھنی چاہیئے۔

پاکستان میں صنعتی اور تجارتی ترقی کے روشن امکانات

کراچی ۱۱ جون۔ پاکستان کی اقتصادیات کو بحال اور مستحکم کرنے کے لئے مختلف صنعتوں میں کثیر سرمایہ لگایا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ اگست سے اب تک سولہ کروڑ ستر لاکھ کے سرمایہ سے ایک سو تیس کمپنیاں جاری کی گئیں۔ مشرقی پاکستان میں ۲ کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے ایک بہت بڑی کمپنی جاری کی گئی ہے۔ ان کمپنیوں میں درآمد اور برآمد کی ایجنسیاں۔ فنانس کارپوریشن ٹرسٹ اور ایک انشورنس کمپنی بھی شامل ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

الفضل روزنامہ
۱۱ جون ۱۹۴۸ء

عیسائیوں اور اچھوتوں کو کوئی خطرہ نہیں

پاکستان میں اچھوتوں اور عیسائیوں میں یہ افواہ پھیلائی گئی ہے۔ کہ ۱۵ جون کو پاکستان میں ان پر حملہ کر دیا جائے گا اگرچہ عیسائیوں اور اچھوتوں کے لیڈروں نے اس خبر کو بے بنیاد ہونے کے متعلق اظہار رائے کیا ہے۔ تاہم مسٹر گبن نے حکومت مغربی پنجاب سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ عیسائیوں کی تسلی وتشفی کے لئے کوئی بیان شائع کرے اور انکو یقین دلائے کہ ان کے جان ومال کی حفاظت کی جائیگی۔ چنانچہ وزیر اعظم مغربی پنجاب نے عیسائیوں کے متعلق ایک بیان اور ایک اچھوتوں کے متعلق بیان شائع فرمایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی پنجاب کیا تمام پاکستان میں عیسائیوں اور اچھوتوں کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس قسم کے خطرے کی کوئی وجہ نہیں۔ عیسائیوں اور اچھوتوں کو یاد ہونا چاہیئے۔ کہ مسلم لیگ جو آجکل پاکستان میں برسر حکومت ہے شروع ہی سے ان کی حمایت کرتی چلی آئی ہے۔ اور یہ حمایت محض سیاسی مصالح کی بناء پر نہیں بلکہ مسلمانوں کی ذہنیت اور اسلام کی تعلیم کا قدرتی نتیجہ ہے۔ اسلام کی تعلیم ہی یہ ہے کہ وہ کسی انسان کو خواہ وہ کسی مذہب کا پیرو ہو۔ مذہب یا کسی اور بناء پر ایذا دینا مسلمان کا کام نہیں۔ جس طرح اسلام نے تمام انسانوں کے مساویانہ حقوق پر صاف صاف لفظوں میں زور دیا ہے ایسا کسی مذہب نے نہیں کیا۔ ایک مسلمان ہر مذہب کے پیرو کے ساتھ بطور ہمسایہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور ایک ہی ملک میں دوسروں کے ساتھ رہ کر گزر کر سکتا ہے۔ دنیا میں تقریباً ہر ملک میں مسلمان پائے جاتے ہیں۔ کسی ملک میں ان کی اکثریت ہے۔ اور کسی ملک میں اقلیت۔ مگر آپ دیکھیں گے کہ سوائے ہندوستان کے جس کی وجوہات ہم ابھی بیان کرینگے۔ کسی ملک میں مسلمان نے مذہبی بناء پر اپنے ہم وطنوں سے بگاڑ پیدا نہیں کیا مصر میں کافی تعداد میں قبطی عیسائی موجود ہیں لیکن مسلمان اور وہ بالکل بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر اکثریت والے ممالک میں آپ دیکھیں گے۔

آج کل بے شک فلسطین میں یہودیوں اور مسلمان عربوں میں چل رہی ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ مسلمان یہودیوں سے ملکر رہ نہیں سکتے۔ بلکہ وجہ اس کے بالکل الٹ ہے یہودی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی عمارت جدا بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہی یہودی خود فلسطین میں مسلمان کے ساتھ تیس چالیس سال پہلے بڑے آرام سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور ان کو مسلم اکثریت کے خلاف کوئی شکائت نہ تھی۔ اور اب بھی انہیں یقیناً ایسی کوئی شکائت نہیں ہے۔ بلکہ موجودہ پرخاش محض مغربی اقوام نے اپنے مفاد کی خاطر پیدا کی ہے۔ وجہ یہ نہیں ہے کہ یہودی مسلمانوں سے اور مسلمان یہودیوں سے مل جل کر رہنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ان کے دل میں ایک غلط خیال" اپنا وطن" بنانے کا پیدا کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ تمام شور و شر برپا ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں تفریق کا باعث ہندوؤں کا خالص منافرانہ تمدن ہے۔ ان میں ذات پات کے امتیازات کی بناء پر سوسائٹی کے قیام کا انحصار ہے۔ ہندو اور دیگر اقوام صدیوں تک اکٹھے رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے ایک انچ قریب نہیں ہو سکے۔ چند تعلیم یافتہ افراد کو چھوڑ کر ان کی اکثریت غیر اقوام سے تمدنی اور معاشری طور پر بالکل الگ تھلگ رہی ہے۔ زمانہ حال میں یہ مذہبی نسلی منافرت سیاسی رنگ اختیار کر چکی تھی اور جمہوری اصولوں کی ترویج و تعلیم کے ساتھ ساتھ بجائے کم ہونے کے بڑھتی چلی گئی۔ ہندو مہا سبھا اور آریہ سماج نے اس کو تعصب کے ہمالہ تک پہنچا دیا۔ اور اس کا نتیجہ وہی ہونا تھا۔ جو ہوا ممکن ہے کہ اب ہندوستانیوں میں جمہوری حکومت کے عملی زمانے میں یہ منافرت شائد کم سے کم ہوتی چلی جائے۔ اور کسی دن بالکل مٹ جائے مگر ابھی اسکو بہت عرصہ درکار ہے۔ تقسیم ہند مسلمانوں نے نہیں کرائی۔ بلکہ ہندوؤں نے کرائی ہے۔ مسلمان کی ذہنیت مذہبی اور سیاسی اونچ نیچ سے بہت بلند ہے۔

گزشتہ ایام میں پنجاب میں جو کشت وخون ہوا ہے۔ وہ ہندو اور سکھ لیڈروں کی منظم سازش کے مطابق ہوا ہے۔ مغربی پنجاب میں اس کا ردعمل قدرتی تھا۔ لیکن وہ زمانہ گزر گیا ہے۔ اور عیسائیوں اور اچھوتوں کے لئے تو یہاں کسی قسم کا خطرہ ہو نہیں سکتا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دونوں پنجابوں میں اس قسم کی افواہیں کمیونسٹوں نے پھیلائی ہیں۔ تاکہ ملک میں بدامنی کی حالت پیدا کی جائے جس سے وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ ممکن ہے کہ یہ درست ہو۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ عیسائیوں اور اچھوتوں میں یہ افواہ ان لوگوں نے پھیلائی ہے۔ جو یہاں سے اچھوتوں کو نکال لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو یقیناً وہ ناکام ہونگے۔

ابھی آج ہی کی خبر ہے کہ مشرقی پنجاب سے بہت سے اچھوت پاکستان آ چکے ہیں۔ اور ابھی آ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں عیسائیوں اور اچھوتوں کے لئے جو سہولتیں ہیں وہ انڈین یونین میں نہیں ہو سکتیں۔ جہاں ابھی تک اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو اپنے آپ کو انسانیت سے بالا سمجھتے ہیں۔

تجارتی معاہدہ

ہندیونین اور پاکستان حکومتوں کے درمیان

جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے سرسری مطالعہ سے ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ کہ دونوں ملک کس طرح اپنی ضروریات کے لئے ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ وہ اشیاء جو پاکستان ہندیونین کو دے گا۔ اور وہ اشیاء جو ہندیونین پاکستان کو دیگی۔ ایسی ہیں کہ ان کے تبادلہ کے بغیر دونوں ملکوں کو تکالیف کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے بعض اشیاء ایسی ہیں۔ کہ اگر دونوں ملک بجائے ایک دوسرے سے حاصل کرنے کے غیر ممالک سے درآمد کرنا چاہیں تو اول تو شائد ان کا حصول ہی محال ہو۔ لیکن غیر معمولی دقتوں سے تو کسی طرح خالی نہیں ہو سکتا۔

بے شک یہ تو ممکن ہے کہ پاکستان مستقبل قریب میں اپنی ضروریات کے مطابق ایسی چیزیں جو صنعت سے تعلق رکھتی ہیں پیدا کرنی شروع کر دے مثلاً سوت۔ کپڑا۔ کاغذ اور پٹ سن کی صنعتی چیزیں لیکن کوئلہ اور لوہا اس وقت تک کافی مقدار میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک ان اشیاء کی کانیں ملک میں دریافت نہ ہو جائیں۔ یہ بات ملک کی صنعت کاری سے نہیں۔ بلکہ قدرتی خزانوں پر انحصار رکھتی ہے۔ اسی طرح ہندیونین تمباکو۔ پٹ سن، خام چمڑہ۔ روئی وغیرہ اشیاء کی پیداوار مستقبل قریب میں اپنی ضروریات کے مطابق مہیا نہیں کر سکتا۔

ہمیں خوشی ہے کہ دونوں ملکوں نے اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ اور ان اشیاء کے تبادلہ کا معاہدہ تکمیل کر لیا ہے۔ اگر نیت بخیر رہی تو یہ تجارتی معاہدہ یقیناً دونوں ملکوں میں رواداری اور محبت کے جذبات کی پرورش کا باعث ہوگا۔

جواب الجواب

پنڈت نہرو وزیر اعظم انڈین یونین نے

مسٹر لیاقت علی وزیر اعظم پاکستان کے بیان کا جواب دیا ہے۔ اور اس میں فرمایا ہے۔ کہ جوناگڑھ۔ نسل کشی اور معاہدات کی خلاف ورزی کے متعلق جو کشمیر کمیشن کو تحقیقات کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس کے خلاف احتجاج اس بناء پر نہیں ہے۔ کہ ہندیونین کچھ چھپانا چاہتی ہے۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ہم ایک بیرونی تنظیم کو ایسے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنے دینا چاہتے۔ جو اس کے اختیار سماعت میں نہیں ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ ہم اس کے متعلق بار بار کہہ چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب ایک ایسی عدالت نے جس کو خود آپ نے چنا تھا۔ آپ کے بار بار کہنے پر بھی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ یہ معاملات اس کے اختیار سماعت میں ہیں۔ تو اب آپ کی ضد کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہیں۔ کہ آپ ایک ایسے فریق مقدمہ کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ جو کسی قانونی عدالت کے فیصلہ کی تعمیل میں ناجائز روکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے۔ اگر ہندیونین کی کسی قانونی عدالت کے فیصلہ کو کوئی فریق اسی طرح ٹھکرا دے تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ آپکی اس کے بارہ میں کیا رائے ہوگی۔ کیا آپکی ملکی قانون کی مشنری اس سے بالجبر فیصلہ منوانے کے لئے حرکت میں نہیں آئے گی؟

بات یہ ہے کہ آپ سلامتی کونسل کے فیصلہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم اول پر)

نئی وزارت کو ایک مخلصانہ مشورہ

حکومت ایک مقدس امانت ہے اس امانت کی ادائیگی میں عدل پر قائم رہو۔

عدل کے مثبت اور منفی پہلو

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رتن باغ لاہور

دنیا میں جس طرح ہر چیز کے ساتھ تغیر لگا ہوا ہے۔ اسی طرح حکومتیں اور وزارتیں بھی بنتی اور ٹوٹتی رہتی ہیں۔ اور ہر ایسا تغیر اپنے اندر ایک دوہرا سبق رکھتا ہے۔ وہ سبق ہوتا ہے جانے والی وزارت کے لئے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ دنیا کی ہر چیز ناپائدار ہے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ خدا کے ازلی اور ابدی وجود کا سہارا نہ ہو۔ اور وہ سبق ہوتا ہے آنے والی وزارت کے لئے اور اپنے اندر یہ اشارہ رکھتا ہے۔ کہ اب تمہارے امتحان کا وقت آیا ہے پس اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کرو۔ جو تمہاری حکومت کے سایہ کو زیادہ سے زیادہ لمبا کرسکیں۔ چنانچہ قرآن شریف ایک جگہ ایک نئی طاقت پانے والی قوم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

ثم جعلنا کم خلائف فی الارض
من بعدھم لننظر کیف تعملون

(سورۃ یونس آیت ۱۵)

"یعنی اب ہم نے تمہیں تم سے پہلے گزرنے والی قوم کا قائمقام بنایا ہے۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کس قسم کے اعمال بجا لاتے ہو" اس لطیف قرآنی آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہر حکومت اور ہر طاقت اپنے ساتھ دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک انعام کا پہلو جسے انگریزی میں Privilige کہتے ہیں۔ اور دوسرے ذمہ داری کا پہلو جسے انگریزی میں Responsibility کہتے ہیں۔ کیونکہ جعلنا کم خلائف میں (یعنی ہم نے تمہیں گزرنے والی قوم کا قائمقام بنایا) انعام (Privilige) کے پہلو کی طرف اشارہ ہے۔ اور لننظر کیف تعملون میں (یعنی تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کس قسم کے اعمال بجالاتے ہو) ذمہ داری (Responsibility) کے پہلو کی طرف اشارہ ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اکثر لوگ انعام والے پہلو کے خمار میں دوسرے پہلو کو بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ اصل چیز وہ ذمہ داری ہے۔ جو ہر اس فرد اور ہر اس قوم پر عائد ہوتی ہے جسے دنیا میں حکومت اور طاقت کا ورثہ ملتا ہے

اس وقت مغربی پنجاب میں بھی ایک وزارتی تبدیلی ہوئی ہے۔ اور میں اس جگہ صوبہ کی نئی وزارت کو ایک اصولی مشورہ دینا چاہتا ہوں۔ جو اس کی ذمہ داری کے پہلو سے تعلق رکھتا ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا یہ مخلصانہ مشورہ ہمارے نئے وزیروں میں کیا ردّ عمل پیدا کریگا۔ یہ معاملہ ان کے ضمیر اور ان کے احساس ذمہ داری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مگر بہر حال اس معاملہ میں جو مشورہ مجھے مفید نظر آتا ہے۔ اور وہ میرے خیال میں ہماری مقدس کتاب یعنی قرآن کریم سے ثابت ہے۔ وہ میں نہائت مختصر الفاظ میں اور اپنے آپکو صرف اصول کی حد تک محدود رکھتے ہوئے پیش کر دینا چاہتا ہوں۔ آگے ماننا یا نہ ماننا ہمارے معزز وزراء کا کام ہے۔ وما التوفیق الا باللہ العظیم۔

قرآن شریف فرماتا ہے اور کن مقدس اور زوردار الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ:۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات
الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس
ان تحکموا بالعدل

(سورۃ نساء آیت ۵۹)

"یعنی اے مسلمانو اللہ تعالےٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ حکومت کے عہدوں کی امانتیں ان لوگوں کے سپرد کیا کرو۔ جو اس کے اہل ہیں۔ اور پھر اے وہ لوگو جنہیں حکومت کی امانت سپرد ہو۔ تمہیں ہمارا یہ حکم ہے۔ کہ اپنے سب کاموں میں عدل پر قائم رہو۔ اور عدل کے رستہ سے کبھی ادھر ادھر نہ ہٹو" اس آیت کریمہ میں جو "امانت" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

یا ابا ذرّ انک ضعیف وانھا
امانۃ وانھا یوم القیامۃ
خزیٌ وندامۃ الا من اخذھا
بحقھا وادّی الذی علیہ فیھا

(صحیح مسلم)

یعنی جب ابو ذر صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک عہدہ کی درخواست کی۔ تو آپ نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ "اے ابوذر تم ایک کمزور انسان ہو۔ اور یہ حکومت کا عہدہ ایک امانت ہے۔ اور وہ قیامت کے دن ہر شخص کے لئے ذلت اور ندامت کا موجب ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جسے وہ اہلیت کی بناء پر سپرد کیا گیا ہو۔ اور پھر وہ اس کا حق ادا کرے۔"

بہر حال حکومت کے عہدوں کے متعلق یہ ایک نہائت زریں ہدایت ہے۔ جو خدا کا کلام ہمیں اس معاملہ میں دیتا ہے۔ اور جیسا کہ قرآن شریف کا طریق ہے۔ وہ الفاظ تو مختصر استعمال کرتا ہے۔ مگر ان الفاظ کے پیچھے معانی کا ایک وسیع خزانہ مخفی ہوتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس قرآنی آیت میں "امانت" اور "عدل" کے مختصر سے الفاظ میں ایک ایسا وسیع مضمون بھر دیا گیا ہے۔ کہ اگر اس معاملہ میں ان کے سوا کوئی اور ہدایت نہ بھی ہو۔ تو یہی دو مختصر الفاظ ایک حاکم کی کامیابی اور اس کی سرخروئی کے لئے کافی وشافی ہیں۔

سب سے پہلا سبق "امانت" کے لفظ میں ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ امانت اس چیز کو کہتے ہیں جو ہماری ملکیت نہیں ہوتی۔ بلکہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے ہمیں عارضی طور پر حفاظت کے لئے ملتی ہے۔ پس پہلی ہدایت قرآن شریف کی یہ ہے۔ کہ جب کسی شخص کو حکومت کا کوئی عہدہ سپرد ہو۔ تو وہ اسے ایک مقدس امانت سمجھ کر ادا کرے۔ اور امانت کا مفہوم اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہے ایک یہ کہ وہ امانت ہے خدا کی طرف سے جو دنیا کا آخری حکمران ہے اور دوسرے یہ کہ وہ امانت ہے لوگوں کی طرف سے جو ایک شخص کو اپنا نمائندہ بنا کر حکومت کے عہدہ پر فائز کرتے یا کرواتے ہیں پس ہر مسلمان حاکم کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ ہر وقت اپنے دل میں اس احساس کو قائم رکھے کہ میرا عہدہ میرے پاس ایک دوہری امانت کے طور پر ہے۔ یعنی اول وہ خدا کی امانت ہے۔ کیونکہ میں نے بالآخر خدا کے سامنے اپنے سارے کاموں کا جواب دینا ہے۔ اور پھر وہ لوگوں کی امانت ہے۔ جن کا میں نمائندہ ہوں۔ اور جن کے سامنے میں دنیا میں جواب دہ ہوں میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر ہر عہدہ دار اس امانت والے احساس کو اپنے دل میں قائم کرلے۔ اور پھر قائم کرنے کے بعد اسے زندہ رکھے تو ہمارے قومی کاموں میں اتنا بھاری تغیر پیدا ہوسکتا ہے۔ جو موجودہ حالات میں ہم خیال میں بھی نہیں لاسکتے۔ دیکھو یہ کتنا چھوٹا سا لفظ ہے۔ جو قرآن شریف نے استعمال کیا ہے۔ مگر حکمت و معرفت سے کتنا لبریز ہے کہ گویا بجلی کا ایک بٹن دبانے سے سارا گھر آن واحد میں روشن ہوجاتا ہے۔ کاش لوگ اس نکتہ کو سمجھیں۔

دوسری بات اس قرآنی آیت سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس شخص کے سپرد حکومت کا کوئی عہدہ ہو۔ اسے اپنے فرائض کی ادائیگی میں "کامل عدل" سے کام لینا چاہئیے۔ میں نے عدل کے ساتھ کامل کا لفظ اس لئے زیادہ کیا ہے کہ عربی محاورہ کے مطابق جب العدل کا لفظ بغیر کسی قید یا حد بندی کے آئے۔ تو اسکے معنے کامل اور وسیع عدل کے ہوتے ہیں۔ اور ایسا لفظ عدل کے ان سارے پہلوؤں پر حاوی ہوتا ہے۔ جو لغت اور زبان کے محاورہ کے مطابق امکانی طور پر سمجھے جاسکتے ہیں۔ پس جب قرآن شریف یہ فرماتا ہے۔ کہ ہر حاکم کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں عدل سے کام لے۔ تو اس میں ہر قسم کا کامل عدل سمجھا جائے گا۔ اب ہر شخص جانتا ہے۔ کہ عدل کئی قسم کا ہوسکتا ہے۔ جن میں سے میں چار موٹی اور معروف قسمیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(اوّل) اپنے کام کے ساتھ عدل کرنا یعنی اپنے فرض منصبی کو اس کے سارے حقوق کے ساتھ ادا کرنا اور مختصر طور پر یہ حقوق تین قسم کے ہیں۔ (الف) فن کی واقفیت یعنی جو کام کسی کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے ضروری اصولوں اور ضروری تفاصیل سے واقفیت پیدا کرنا (ب) محنت یعنی اپنے کام کو انتہائی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنا اور (ج) دیانت یعنی اپنے فرائض منصبی کو دیانتداری اور نہ اصول کے ماتحت سرانجام دینا مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ عدل کے مفہوم کو صرف دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنے تک محدود سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ایک بہت وسیع لفظ ہے۔ اور اس کا سب سے مقدم پہلو یہ ہے کہ اپنے کام کے ساتھ عدل کیا جائے یہ ایسا ہی محاورہ ہے جیسا کہ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے کام کا حق ادا کر دیا پس عدل کا سب سے ضروری پہلو یہ ہے کہ کام کے ساتھ عدل ہو جو شخص حکومت کا ایک عہدہ تو قبول کر لیتا ہے مگر اس کے فن سے واقفیت پیدا نہیں کرتا۔ یا فن سے واقفیت تو پیدا کرتا ہے مگر محنت نہیں کرتا اور سستی میں اپنا وقت گزارتا ہے یا محنت بھی کرتا ہے مگر دیانتداری کو مدنظر نہیں رکھتا تو وہ قرآنی محاورہ کے مطابق ہرگز عدل پر قائم نہیں سمجھا جا سکتا۔

(دوم) عدل کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ حکومت اور پبلک کے درمیان عدل کیا جائے یعنی حکومت کے لئے پبلک کا کوئی حق نہ مارا جائے۔ اور پبلک کے لئے حکومت کے کسی حق پر دست درازی نہ کی جائے اسلام ہر طبقہ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے جن میں حکومت بھی شامل ہے اور پبلک بھی پس جو حاکم حکومت کو خوش کرنے کے لئے پبلک کا حق مارتا ہے یا پبلک کو خوش کرنے کے لئے حکومت کی غداری کرتا ہے وہ ہرگز ایک عادل حاکم نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ اس نے ترازو کے دونوں پلڑوں کو برابر نہیں رکھا اور کبھی اسے ایک طرف جھکا دیا اور کبھی دوسری طرف۔ پس کامل عدل میں حکومت اور پبلک کے درمیان عدل کرنا بھی شامل ہے۔

(سوم) عدل کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ مختلف قوموں کے درمیان عدل کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ ہر حکومت میں مختلف قومیں اور مختلف پارٹیاں بستی اور شہریت کے حقوق رکھتی ہیں۔ اور اگر مذہب سب کا ایک بھی ہو پھر بھی مذہب کی اندرونی تقسیم کے لحاظ سے اور اسی طرح سیاسی اور نسلی تفریق کی بنا پر مختلف قومیں اور مختلف پارٹیاں ہو سکتی ہیں۔ یہ سب پارٹیاں ملک میں شہریت کے حقوق رکھتی اور حکومت کی وفادار ہوتی ہیں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ کوئی حاکم اپنے ذاتی رجحانات یا تعلقات کی وجہ سے کسی ایک قوم یا ایک پارٹی کی طرف زیادہ جھک جائے۔ اور دوسروں کے حقوق کا خیال نہ کرے۔ اس لئے اسلام عدل کے لفظ میں قوموں اور پارٹیوں کے حقوق کی طرف بھی اشارہ فرماتا ہے اور مسلمان حاکموں کو ہوشیار کرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم کسی ایک قوم یا ایک پارٹی کی طرف ناواجب طور پر جھک کر دوسری قوم یا دوسری پارٹی کے حقوق کو نقصان پہنچا دو۔

(چہارم) عدل کا چوتھا اور سب سے زیادہ معروف پہلو افراد کے درمیان عدل کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ سو اسلام حکم دیتا ہے کہ جہاں تک حقوق کا سوال ہے۔ سب شہریوں کے ساتھ بلا لحاظ بڑے اور چھوٹے اور بلا لحاظ کمزور اور طاقتور کے یکساں انصاف کا معاملہ کیا جائے اور ایسا نہ ہو کہ ایک بڑے شخص کی وجہ سے چھوٹے شخص کا نقصان ہو جائے۔ یا ایک طاقتور شخص کی لحاظ داری میں کمزور شخص کے حقوق نظر انداز کر دیئے جائیں ہمارے مقدس آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ:۔

ایھا الناس انما اھلک الذین
قبلکم انھم کانوا اذا
سرق فیھم الشریف
ترکوہ واذا سرق فیھم
الضعیف اقاموا علیہ
الحد۔ (صحیح مسلم)

"یعنی اے مسلمانو تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ اگر ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور اگر کوئی چھوٹا چوری کرتا تھا۔ تو وہ اسے سزا دیتے تھے"۔ اور اس کے بعد آپ نے نہایت جلالی شان کے ساتھ فرمایا۔ کہ خدا کی قسم اگر میری لڑکی فاطمہ بھی چوری کرے گی تو اس پر بھی شریعت کی مقرر کردہ سزا جاری کی جائے گی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا یہ مشہور قول ہے جو خلیفہ بننے کے بعد انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں فرمایا کہ:۔

الضعیف فیکم قوی
عندی حتی ارجع علیہ حقہ
والقوی فیکم ضعیف عندی
حتی آخذ الحق منہ
(ابن جریر)

"یعنی تم میں سے کمزور آدمی میری نظروں میں قوی ہوگا جب تک کہ میں اس کا وہ حق جو کسی اور نے اس سے چھینا ہوا ہو اسے واپس نہ دلا دوں اور تم میں سے قوی شخص میرے نزدیک ضعیف ہوگا۔ جب تک کہ میں اس سے وہ حق جو اس نے کسی اور سے چھینا ہوا ہوگا واپس نہ لے لوں"

اللہ اللہ!! کیا مبارک تعلیم ہے۔ مگر کتنے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں؟

یہ عدل کے وہ چار موٹے موٹے مثبت پہلو ہیں جن کی طرف قرآن شریف ہر حاکم کو توجہ دلا کر ہوشیار کرتا ہے۔ یعنی (۱) کام کے ساتھ عدل (۲) حکومت اور پبلک کے درمیان عدل (۳) قوموں اور پارٹیوں کے درمیان عدل اور (۴) بالآخر افراد کے درمیان عدل۔ اور اسلام مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے۔ کہ وہ ان چاروں قسموں کے عدلوں پر قائم ہوتے ہوئے حکومت کے فرائض سرانجام دیں۔

مگر اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اور صرف مثبت پہلو کی تعلیم دے کر خاموش نہیں ہو جاتا بلکہ منفی پہلو بھی بتاتا ہے جو اس رستہ کے خطرات کی صورت میں ایک حاکم کو پیش آ سکتے ہیں چنانچہ اس تعلق میں سب سے پہلی تعلیم اسلام یہ دیتا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ محبت کے بیجا غلبہ سے متاثر ہو کر انصاف کے رستہ سے ہٹ نہ جایا کریں۔ ظاہر ہے کہ محبت ایک ایسی چیز ہے کہ جب وہ انسان کے دل و دماغ پر ناواجب طور پر غالب ہو جائے خواہ یہ محبت اپنی جان کی ہو یا رشتہ داروں کی یا دوستوں کی یا کسی اور کی تو وہ ایک ایسا ظلمت کا پردہ بن جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان بسا اوقات ٹھوکر کھاتا اور عدل کے رستہ سے ہٹ جاتا ہے۔ پس اسلام ہمیں ہوشیار کرتا ہے۔ کہ بیجا محبت کے غلبہ سے بچو اور اس کی وجہ سے عدل کا رستہ کسی صورت میں بھی نہ چھوڑو چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔

یا ایھا الذین آمنوا کونوا
قوامین بالقسط شھداء
للّٰہ ولو علی انفسکم او الوالدین
والاقربین
(نساء آیت ۱۳۶)

"یعنی اے مومنو ہمیشہ عدل و انصاف پر قائم رہو اور خدا کی طرف نگاہ رکھتے ہوئے سچی سچی بات کہو خواہ اس کا اثر تمہاری جانوں کے خلاف پڑتا ہو یا تمہارے ماں باپ کے خلاف پڑتا ہو یا تمہارے دوسرے رشتہ داروں یا دوستوں کے خلاف پڑتا ہو"۔ اور کسی صورت میں بھی اپنے نفس کی خواہش کے پیچھے چل کر عدل و انصاف کے رستہ کو نہ چھوڑو ورنہ یاد رکھو کہ خدا تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے

اسی طرح غضب اور غصہ کا بیجا غلبہ بھی ایک ظلمت کا پردہ ہے۔ جو انسان کی آنکھوں سے اس کے فرائض کو اوجھل کر دیتا اور عدل کے رستہ سے ہٹا دیتا ہے۔ اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:۔

لا یجرمنکم شنآن قوم علی ان
لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب
للتقوی واتقوا اللہ ان
اللہ خبیر بما تعملون
(سورۃ مائدہ آیت ۹)

"یعنی اے مومنو تمہیں کسی قوم کی دشمنی ہرگز ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے معاملہ میں عدل و انصاف کے رستہ سے ہٹ جاؤ بلکہ تمہیں ہر حال میں عدل پر قائم رہنا چاہیئے کیونکہ عدل کرنا تقویٰ کے قریب ہے۔ اور تقویٰ وہ جوہر ہے جو تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ پس خدا کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ خدا تمہارے اعمال کو جانتا اور دیکھتا ہے۔"

مستقل دشمنی تو الگ رہی اسلام عارضی غصہ کی حالت کے خلاف بھی مسلمانوں کو ہوشیار کرتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

احباب جماعت احمدیہ کا فرض

ہے کہ اپنے غریب الوطن مجاہد بھائی مولوی غلام رسول صاحب کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے باقاعدہ دعائیں فرماتے رہیں اُن کا لنڈن میں دوسرا اپریشن ہوا ہے۔ نیز مبلغین اور جماعتہائے فلسطین، شام، دمشق اردن کے لئے بھی باقاعدہ دعائیں جاری رکھیں۔ وہاں آج کل وہی حالت ہے جو ہمارے احباب مشرقی پنجاب میں دیکھ چکے ہیں۔

(وکیل التبشیر)

سندھ کے احمدی ماخوذین کے لئے

درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کی سماعت ۲۸ جون ۴۸ء کو میرپور خاص میں شروع ہوگی بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً ان کی باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ مصیبت ٹال دے اور باعزت بری فرمائے (خاکسار عبدالرحیم احمد ناصر آباد سٹیٹ سندھ)

لا یحکم الحاکم بین اثنین وھو غضبان (ترمذی)

"یعنی کسی حاکم کے لئے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان اس حالت میں کوئی فیصلہ کرے جبکہ وہ غصہ سے مغلوب ہو رہا ہو بلکہ اسے چاہیئے کہ اس وقت تک انتظار کرے کہ اس کا غصہ دور ہو جائے خواہ یہ غصہ کسی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔"

عدل کے رستہ میں ایک بھاری روک رشوت بھی ہے جو آج کل بدقسمتی سے بہت سے بے اصول حاکموں کے کام پر ایک خطرناک دھبہ ثابت ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

الراشی والمرتشی کلاھما فی النار (طبرانی)

"یعنی رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونو آگ میں ہیں"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہیبت ناک الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ دراصل رشوت ایک ایسا گندہ خلق ہے کہ شریعت اسلامی پر ہی حصر نہیں بلکہ دنیا کے ہر مذہب اور ہر ملک اور ہر قانون نے اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے عدل و انصاف کے رستہ میں ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جو نہ صرف لوگوں کے حقوق کو بلکہ اس اعتماد کو بھی جو انہیں حکومت پر ہونا چاہیئے تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ رشوت صرف ناجائز نقدی قبول کرنے کو ہی نہیں کہتے بلکہ ہر وہ چیز اور ہر وہ فائدہ جسے شرعاً یا قانوناً کسی کو حاصل کرنے کا حق نہیں اور جس کے نتیجہ میں حکومت کا کوئی حق مار کر افراد کو دے دیا جاتا ہے یا ایک قوم کا حق مار کر دوسری قوم کو دیدیا جاتا ہے یا ایک فرد کا حق مار کر دوسرے فرد کو دیدیا جاتا ہے وہ سب رشوت میں داخل ہے۔ اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کی رشوت دینے والے اور لینے والے دونو کو فی النار قرار دیتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا انتباہ ہے بشرطیکہ کوئی خدا کا بندہ اس انتباہ سے ڈرنے کیلئے تیار ہو۔

عدل کے قیام کے لئے اسلام ایک اور زرّین ہدایت بھی دیتا ہے اور وہ یہ کہ کسی حاکم کو ایک ایسے معاملہ میں جو ایک سے زیادہ فریق کیساتھ تعلق رکھتا ہے صرف ایک فریق کی بات سن کر رائے قائم نہیں کرنی چاہیئے جب تک کہ سارے متعلقہ فریقوں کی بات نہ سن لی جائے۔ چنانچہ ہمارے مقدس آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اذا تقاضیٰ الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الآخر فسوف تدری کیف تقضی (ترمذی)

یعنی آپ نے حضرت علی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "جب تمہارے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے پہنچیں تو ایک آدمی کی بات سنکر رائے قائم کرنے اور فیصلہ کرنے کی طرف جلدی نہ کیا کرو جب تک کہ تم دوسرے شخص کی بھی بات نہ سن لو۔ اگر تم اس اصول پر عمل کرو گے تو تمہیں سچے فیصلوں کی طرف ہدایت حاصل ہوگی۔" گویا عدل کے طریق سے ہٹنے کا یہ بھی ایک امکانی رخنہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں نے بند کر دیا۔

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور سنہری ہدایت جاری فرماتے ہیں اور یہ ہدایت جلد بازی کی عادت سے تعلق رکھتی ہے۔ بسا اوقات اچھے اچھے سمجھدار آدمی جو اگر ذرا سوچ سمجھ کر کام کریں تو حق کو پالیں جلد بازی کی وجہ سے ٹھوکر کھاتے اور عدل و انصاف کے رستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا نے بھٹکنے کے اس امکانی خطرہ کو بھی دیکھا اور اس کے متعلق فوراً اپنے مبارک کلام سے ایک شمع ہدایت مہیا فرما دی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

التؤدۃ فی کل شیئ خیرٌ الا فی عمل الآخرۃ (ابوداؤد)

اس حدیث کا آزاد ترجمہ یہ ہے کہ دینی احکام کے پورا کرنے میں تو جلدی کیا کرو کیونکہ وہ خدا کی طرف سے فیصلہ شدہ ہدایتیں ہیں لیکن دنیوی باتوں میں جبکہ تم نے خود کوئی فیصلہ کرنا ہو تو خوب سوچ سمجھ کر آہستگی اور بردباری سے قدم اٹھایا کرو تاکہ جلد بازی کی ٹھوکر سے بچ جاؤ اور ٹھنڈے غور و خوض کے نتیجے میں صحیح فیصلہ کر سکو۔

سب سے آخر میں سفارش کا سوال آتا ہے۔ سفارش بھی ذرا سی غلطی سے بھاری ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہے اور آج کل تو اس نے غلط استعمال کی وجہ سے گویا ایک لعنت کی صورت اختیار کر لی ہے مگر چونکہ یہ ایک لمبا سوال ہے اس لئے میں اس جگہ صرف ایک مختصر اشارہ پر اکتفا کروں گا اس تعلق میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ عدالتی اور قضائی امور میں اسلام نے سفارش کو ممنوع قرار دیا ہے۔ یعنی جب کوئی معاملہ کسی قاضی یا جج یا مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو جائے۔ اور اس معاملہ میں عدالتی طریق پر کارروائی ہونی ہو تو ایسے معاملات میں قاضی یا جج یا مجسٹریٹ کے پاس سفارش کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من حالت شفاعتہ دون حدٍ من حدود اللہ فقد ضادّ اللہ (ابوداؤد)

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حدٍ فقد وجب (ابوداؤد)

"یعنی جو شخص ایسی سفارش کرتا ہے کہ اس کی سفارش خدا کی مقرر کردہ حدود میں روک ہو جاتی ہے تو وہ خدا کے منشاء کے خلاف چلنے والا ہے۔ اور (پھر فرمایا کہ) مجھ تک پہنچنے سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کو بیشک معاف کر دیا کرو مگر جب مجھ تک (یعنی قاضی یا جج تک) معاملہ پہنچ جائے تو پھر سفارش کا حلقہ ختم ہو کر فیصلہ واجب ہو جاتا ہے"۔

لیکن انتظامی معاملات میں جبکہ کسی دوسرے فریق کے حقوق پر اثر نہ پڑتا ہو اور نیک نتائج کی توقع ہو سفارش ہو سکتی ہے اور اس کے متعلق قرآن شریف یہ اصولی ارشاد فرماتا ہے:۔

من یشفع شفاعۃً حسنۃً یکن لہٗ نصیبٌ منھا ومن یشفع شفاعۃً سیئۃً یکن لہٗ کفلٌ منھا (نساء آیت ۸۶)

"یعنی جو شخص اچھی سفارش کرتا ہے تو وہ اس کے ثواب کا حصہ دار بنیگا۔ مگر جو شخص بری سفارش کرتا ہے تو وہ اسی طرح اس کے گناہ میں سے بھی حصہ پائیگا"۔ یعنی جس سفارش کا اثر کسی دوسرے کے جائز حقوق پر نہ پڑتا ہو اور وہ اچھے نتائج پیدا کرنے والی ہو تو ایسی سفارش ایک نیکی کا کام ہے جسکے ثواب کا حصہ سفارش کرنے والے کو بھی پہنچیگا۔ لیکن اگر سفارش کا اثر دوسروں کے جائز حقوق پر پڑتا ہو اور اس کے نتائج ملک و قوم کے لئے خراب نکلنے والے ہوں تو ایسی سفارش کرنے والا یہ خیال نہ کرے کہ اس نے ایک سفارش کردی اور معاملہ ختم ہو گیا۔ بلکہ ایسا شخص یاد رکھے کہ اس کی سفارش کے جو جو بھی برے نتیجے نکلینگے اور جہاں جہاں تک بھی ان خراب نتائج کا اثر وسیع ہوگا سفارش کرنے والا ان سب نتائج کے گناہ کا حصہ دار بنیگا۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل ۹۵ فیصدی سفارشیں نیک نتائج پیدا کرنیکی بجائے کمزور اور بیکس لوگوں کے خلاف ظلم اور حق تلفی کا آلہ بنی ہوئی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی سفارش کو قبول کرنیوالا بھی عدل و انصاف کے رستہ سے ہٹ کر بھاری گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ کاش ہمارے ملک سے یہ روز افزوں لعنت دور کیجا سکے!

میرا یہ مختصر نوٹ میرے اندازہ سے لمبا ہو گیا ہے اور آجکل میری طبیعت بھی علیل ہے اور میں زیادہ نہیں لکھ سکتا اسلئے اب صرف ایک آخری بات کہہ کر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ یہ آخری بات اس اصول سے تعلق رکھتی ہے کہ حکومتیں اور وزارتیں اپنی عمر کو کس طرح لمبا کر سکتی ہیں۔ دنیا میں ترقی تو ہر چیز ہے مگر کیا نظارہ ہمیں نظر نہیں آتا کہ کوئی بچہ ماں کے پیٹ میں ہی مر جاتا ہے۔ کوئی دنیا میں آنکھیں کھولتے ہی دم توڑ دیتا ہے۔ کوئی چار سانس لیکر ختم ہو جاتا ہے۔ کوئی دو چار سال یا دس بیس سال کی زندگی گذارنے کے بعد اگلے جہان کا رستہ لے لیتا ہے۔ کوئی عین عالم شباب میں جبکہ جوانی اپنے پورے زور میں ہوتی ہے ہمیشہ کی نیند سو جاتا ہے۔ مگر کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی طبعی عمر کو پہنچتا ہے اور نیک اعمال بجا لا کر دنیا میں ایک عمدہ یادگار چھوڑ جاتا ہے۔ یہی حال حکومتوں کا ہے۔ وہ بھی کبھی تو پیدا ہوتے ہی مر جاتی ہیں۔ کبھی اپنی جوانی کے زمانہ میں کاٹ دی جاتی ہیں مگر کبھی اپنی طبعی عمر پا کر اور اچھے کام کر کے جریدۂ عالم پر اپنا ہمیشگی کا نقش ثبت کر جاتی ہیں۔ ہمارا کامل و مکمل مذہب اس کیمیاوی گر کی طرف سے بھی غافل نہیں رہا۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔

فاما الزبد فیذھب جفاءً و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض (سورۃ رعد آیت ۱۸)

"یعنی دریائی جھاگ کی طرح کی فضول چیزیں جھاگ کی طرح ہی پیدا ہو کر بے نفع صورت میں ختم ہو جاتی ہیں مگر جو چیز لوگوں کو حقیقی نفع پہنچانیوالی ہوتی ہے وہ دنیا میں قائم رہتی ہے"۔ یہ وہ لطیف کیمیاوی نسخہ ہے جس سے ہر حکومت اپنی عمر کو لمبا کر سکتی ہے اگر کوئی حکومت یہ خیال کرے کہ اس نے اس نسخہ کو استعمال کیا مگر پھر بھی وہ جلد مٹ گئی اور جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تو میں کہونگا کہ اس نے اپنی حالت اور اپنے اعمال کا صحیح مطالعہ نہیں کیا اور غلطی سے برے عمل کو اچھا عمل سمجھ لیا کیونکہ بہرحال خدا کا کلام کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا اور یہ تو وہ صداقت ہے جس پر حضرت آدم سے لیکر آج تک ہر ملک اور ہر زمانہ مہر تصدیق ثبت کرتا چلا آیا ہے۔ پس چاہو تو اس نسخہ کو بھی آزما دیکھو۔ بس اس سے زیادہ میں اس وقت کچھ عرض نہیں کرونگا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین +

خاکسار مرزا بشیر احمد
رتن باغ لاہور
۹ جون ۱۹۴۸ء

درخواست دعا

چودھری صفدر علی صاحب متعلم بی۔اے آنرز گورنمنٹ کالج لاہور امتحان و فوجی کمیشن میں کامیابی کیلئے بزرگان سلسلہ و احباب سے دعا کیلئے درخواست کرتے ہیں۔

تحریک ساڑھے سولہ فیصدی ۱۶½ سے تینتیس ۳۳ فی صدی تک چندہ

بڑھانے والوں کیلئے فارم وعدہ

فرمایا! "میں یہ قانون مقرر کرتا ہوں کہ ہر شخص کی طرف سے صدر انجمن کو جو چندہ ملتا ہے اس سے زیادہ کی وہ مالک نہیں ہوگی۔ جتنا کوئی پہلے چندہ دیا کرتا تھا۔ اسی نسبت سے صدر انجمن احمدیہ کو چندہ ملے گا۔ باقی روپیہ میں اگر تحریک جدید کا چندہ شامل ہوگا۔ تو وہ حصہ تحریک جدید کو ملے گا۔ حفاظت مرکز کا چندہ شامل ہوگا۔ تو اتنا حصہ حفاظت مرکز کو ملے گا اور جو کچھ باقی بچے گا۔ اسے میں اپنے اختیار سے سلسلہ کے مختلف محکموں میں تقسیم کروں گا۔ وہ رقم صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت نہیں ہوگی۔ صدر انجمن کا حصہ صرف اتنا ہی ہوگا۔ جتنا اسے پہلے ملا کرتا تھا لیکن بہرحال صدر انجمن کے پاس عذر ہوتا ہے کہ چندہ آیا بھیجنے والے نے کوئی خاص وضاحت نہیں کی تھی۔ اس لئے ہم نے اسے اپنے خزانہ میں داخل کر لیا۔ اگر چندہ بھیجنے والا واضح کر دیتا۔ تو ایسا نہ ہوتا پس میں جماعت پر واضح کر دینا چاہتا ہوں اگر کوئی شخص فتنہ سے بچنا چاہتا ہے اور آئندہ خط و کتابت کی مصیبت سے نجات کا خواہشمند ہے تو اسے تحریک جدید والوں کو بھی لکھ دینا چاہیئے کہ اتنا چندہ میں دیا کرتا ہوں۔ اس میں اتنا حصہ تہارا ہے۔" پس حضور کے اس ارشاد کے ماتحت ہر شخص جو اپنا چندہ بڑھاتا ہے ۱۶½ فیصدی سے 33% فی صدی تک کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ بتائے کہ میں اتنا روپیہ بھجوا رہا ہوں۔ اس میں چندہ عام یا وصیت اس قدر ہے جلسہ سالانہ اس قدر ہے۔ چندہ تحریک جدید اس قدر ہے۔ نئے مرکز کا چندہ اس قدر ہے اور ستمبر والی تحریک میں اس قدر ہے تا اس کے مطابق خزانہ میں اس کا روپیہ داخل ہو۔

"دفتر والوں کا فرض ہوگا کہ وہ ان تمام چندوں کا حساب رکھیں جس جس مد سے کسی چندہ کا تعلق ہے اسی مد میں اس چندہ کو ڈالا جائے۔"

چونکہ اکثر خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ احباب اپنے چندہ کو بڑھاتے ہیں۔ مگر اپنی ماہوار آمد نہیں لکھتے اور نہ یہ لکھتے ہیں کہ شرح فی صدی مقررہ کے مطابق ماہوار اس قدر دیں گے اور نہ اپنے چندوں کی تفصیل دیتے ہیں۔ جو ان کے ذمہ ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد کے لئے ایک فارم کا خاکہ دے دیا جائے۔ تا اس کے مطابق اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے براہ راست حضرت کے حضور پیش کریں۔ فارم یہ ہے

۱	۲	۳	۴	۵
نمبر شمار	نام معطی معہ پورا پتہ (جس پر خط و کتابت ہو سکے)	ماہوار آمد	شرح فی صدی	رقم ماہوار (مطابق شرح فیصدی)

۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
چندہ عام یا وصیت	جلسہ سالانہ	تحریک جدید	نئے مرکز کا چندہ	تحریک ستمبر	کیفیت

ہر جماعت کو چاہیئے کہ اس نقشہ کے مطابق اپنے وعدوں کی فہرستیں ارسال فرمادیں اور یہ فہرستیں تمام حضرت اقدس کے حضور براہ راست ارسال کی جائیں۔ براہ راست وعدہ کرنے والے احباب بھی اسی کے مطابق وعدہ کی تفصیل لکھیں۔

خانہ ۵ کی جو رقم ہوگی اس کی تقسیم خانہ ۶-۷-۸-۹-۱۰ میں کی جائے گی۔ ان خانوں کی میزان یعنی ۶ سے ۱۰ تک کی خانہ ۵ کے برابر ہوگی۔

احباب کو یہ بات بھی یاد رہنی چاہیئے کہ تحریک جدید دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدے ۳۰ نومبر تک بہرحال پورے ہونے ضروری ہیں۔ اس سال میں سے چھ مہینے ختم ہو چکے۔ ساتواں جارہا ہے اس لئے ہر وعدہ کرنے والے کو چاہیئے۔ اپنے چندہ کی ایسی تقسیم کرے۔ جس سے اس کا وعدہ ۳۰ نومبر تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔

نوٹ: مسجد میں حضور کا خطبہ پڑھ کر جماعتوں کو سنایا گیا ہوگا اس لئے تمام جماعتوں کے کارکن احباب اس فارم کے مطابق احباب سے چندوں کی تقسیم کرالیں (وکیل المال تحریک جدید)

چندہ جماعت احمدیہ - لاہور

دوستوں کو علم ہے کہ میں نے جماعت کے ہر فرد کا حساب چندہ تیار رکھنے کے حلقے وار گوشوارے بنائے ہیں۔ میں نے یہ گوشوارے حلقوں کے رجسٹر سے تیار کرنے کے بعد ہر حلقہ کے سیکرٹری مال کو بغرض تصدیق ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء کو دیدیئے تھے۔ جو بعد تصدیق اب مجھے واپس مل گئے ہیں یہ گوشوارے صرف ابتدائی نقشے ہیں۔ جن سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے ہر فرد نے ہر ماہ کیا چندہ دیا۔ اور سال میں بجٹ یا اپنے وعدہ کے مقابلہ میں کس قدر چندہ دیا۔ اور کس قدر بقایا رہ گیا۔ ان گوشواروں کے بنانے سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جماعت کی اصل آمد معلوم ہو جائے۔ اور چندہ دینے کی اصل طاقت کا علم ہو جائے جو گوشوارے حلقوں کو دیئے گئے تھے۔ تو سیکرٹری صاحبان مال سے یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ جن دوستوں کی آمد نہیں لکھی ہوئی۔ وہ ان سے دریافت کر کے لکھ دی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ اب بھی بہتوں کی آمد نہیں لکھی گئی۔ اسکے بغیر بقائے بھی صحیح طور پر نہیں نکالے جا سکتے اور جماعت کی اصل طاقت کا بھی علم نہیں ہو سکتا۔ بعض دوستوں نے اپنی اصل آمد سے کم آمد لکھوائی ہوئی ہے اسکو بھی ٹھیک کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس لئے جماعت کا ایک مجموعی نقشہ جو میرے ذہن میں ہے اس کے بنانے میں روکاوٹ پیدا ہوگئی۔ اس کے لئے مزید کوشش کیجائیگی۔ بہرحال موجودہ گوشواروں کے مطابق بقایوں کی وصولی کا کام شروع کر دیا گیا ہے اس کام کے لئے نظارت بیت المال نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت سے دو انسپکٹران بیت المال جماعت لاہور کو دیئے ہیں یعنی بابو حفیظ اللہ صاحب اور سید اصغر حسین صاحب وصولی کا کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے ماہ مئی میں قریباً -/2850 روپیہ وصول کئے جو داخل خزانہ کرا دیئے گئے۔ تمام دوستوں سے مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ جلد از جلد بقائے ادا کر کے مشکور فرمادیں۔ جو دوست اپنا چندہ پورا ادا کر چکے ہیں وہ اپنے اپنے حلقہ میں بقایوں کی وصولی کیلئے پوری کوشش کریں۔ تا بحیثیت جماعت کوئی بقایا نہ رہے انسپکٹران بیت المال جب ان کے حلقہ میں آئیں تو ان کی ہر طرح مدد کی جائے۔

میں دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ تمام سیکرٹریان مال یا تو ملازم ہیں یا اپنی روزی کمانے کے لئے کوئی اور کاروبار کرتے ہیں۔ اسلئے ان کو اتنی فرصت نہیں ملتی کہ وہ وصولی چندہ کے لئے بار بار آپ کے پاس پہنچیں۔ چندہ وصول کرنے کے بعد بھی ان کو رجسٹروں میں درج کرنے کرانے اور روپیہ محاسب صاحب کو بھیجنے کے سلسلے میں بہت کام کرنا پڑتا ہے اسلئے انکی معروفیتوں کو ملحوظ رکھ کر ہر دوست کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنا چندہ خود سیکرٹری صاحب مال کو پہنچا دیا کرے یا جب وہ آپکے پاس آئیں تو فوراً چندہ ادا کر دیا کریں۔ اور بار بار پھیرے نہ ڈلوائے جائیں۔

جو دوست اپنا حلقہ چھوڑ کر اپنا چندہ براہ راست داخل خزانہ کرا دیتے ہیں ان کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ اپنا چندہ جماعت لاہور کے کسی نہ کسی حلقہ میں دیا کریں اگر براہ راست دے بھی دیں تو رسید خزانہ کی تفصیل اپنے حلقہ میں درج کرا دیا کریں۔ تا حلقہ میں ان کا مکمل حساب رکھا جا سکے اپنے لئے جو حلقہ منتخب کریں سال بھر اسی حلقہ میں چندہ دیتے رہیں یہ نہ کریں کہ کبھی ایک حلقہ میں چندہ دے دیا۔ اور کبھی دوسرے حلقہ میں اس طرح سالانہ حساب تیار کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ چندہ کی وصولی جب ہی پوری طرح ہو سکتی ہے کہ اول چندہ دینے والے اسکی ادائیگی کا خود فکر کریں۔ دوسرے سیکرٹری مال وصولی میں انتہائی کوشش کریں۔ اور اگر کسی کے پاس وصولی چندہ کے لئے بار بار بھی جانا پڑے تو نہ گھبرائیں۔ جب انہوں نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے تو اس کو تندہی سے کریں۔ ان کی سستی سے قومی نقصان کا ڈر ہے۔

خاکسار عبدالحمید آڈیٹر ۱۰-۶-۴۸

لوکل فنڈ و گرانٹ برائے انتظام جماعتہائے مقامی

قواعد ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۸۳۵ کے الفاظ یہ ہیں۔

قاعدہ ۸۳۵۔ اگر کوئی مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کے لئے علیحدہ طور پر اتنا چندہ جمع نہ کر سکے۔ جو اس کی واجبی ضروریات کے لئے مکتفی ہو۔ تو مقامی جماعت کی طرف سے تحریک ہونے پر اسے مرکزی محاصل میں سے ایک مقررہ شرح کے مطابق گرانٹ دینے کے متعلق غور ہو سکے گا۔ ایسی تحریک ناظر بیت المال کے واسطے سے صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر صدر انجمن احمدیہ کی رائے کے ساتھ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بغرض فیصلہ پیش ہو گی عام حالات میں اردو بولنے اور سمجھنے والی جگہوں میں یہ گرانٹ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کے دسویں حصہ سے زیادہ نہیں ہو گی۔ مگر غیر زبان والی جگہوں میں حسب حالات زیادہ گرانٹ دی جا سکے گی

۸۳۵ الف ۱۔ ہر مقامی احمدیہ انجمن کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کے لئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے۔ جو ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مرکزی چندہ جس کی شرح ارفی روپیہ ہے اس کے علاوہ ہے۔

۲۔ مقامی چندہ کا مصرف مقامی مسجد کی معمولی ضروریات مرکزی چندہ کی فراہمی۔ مہمان نوازی مقامی تبلیغ کا خرچ۔ مقامی تعلیم و تربیت کا خرچ۔ دفتری سائر اخراجات ڈاک و سٹیشنری و دیگر اس قسم کی مقامی ضروریات پر ہو گا۔ اور خاص حالات میں انفرادی امداد مثلاً امداد مساکین و تیمارداری و تجہیز و تکفین وغیرہ پر ہو سکے گا۔

۳۔ اگر مقامی جماعت بڑی ہو۔ اور خاص حالات کے ماتحت اس کا مقامی خرچ زیادہ ہو۔ یا کوئی خاص وجوہ پیش آ جائیں۔ تو ایسی صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان ایسی جماعت کے لئے خواہ وہ اکیلی ہو۔ یا بہت سی جماعتوں پر مشتمل ہو۔ کچھ گرانٹ مرکزی چندہ سے منظور ہونے کے بعد بھی صدر انجمن احمدیہ کو ہر وقت پورا اختیار ہو گا۔ کہ وہ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کی وصولی۔ مقامی اخراجات اور مرکزی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے گرانٹ جاری رکھے یا بند کر دے یا کم و بیش کر دے

۴۔ اس لحاظ سے کہ انجمنوں کے مقامی اخراجات کے لئے گرانٹ دینے سے مرکزی فنڈ کو ضعف نہ پہنچے۔ کہ نیز اس لئے کہ افراد میں مادہ شناسی اور جذبہ ایثار اور کام کرنے کی حقیقی خواہش کا پتہ لگ سکے۔ ضروری ہے کہ گرانٹ کے فیصلے سے قبل ناظر بیت المال تصدیق کریں۔ کہ اس مقامی جماعت کے تمام افراد کی صحیح صحیح آمد کے حساب سے جو چندہ اس جماعت کے ذمہ واجب الادا بنتا ہے۔ اس کا کم از کم اسی فی صدی وصول ہو کر خزانہ میں داخل ہو گیا ہو۔

اسی فی صدی مراد ہے۔ عام چندہ کے علاوہ گرانٹ دینے میں اس امر کا بھی لحاظ رکھا جائیگا کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جس قدر کسی مقامی جماعت کے ذمہ لگایا گیا ہے اس میں سے انکی طرف سے اسی فیصدی وصول ہو گیا ہے یا نہیں

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہے کہ خاص حالات میں اس نسبت کو کسی خاص انجمن کے لئے یا حالات کی عام تبدیلی کے نتیجہ میں سب انجمنوں کے لئے کم یا زیادہ کر دے

صدر انجمن جس اسلامی انجمن کے لئے گرانٹ منظور کرے اس انجمن کے لئے ضروری ہے کہ:۔

(ا) وہ اپنے مقامی اخراجات کا بجٹ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے لئے مجلس مشاورت سے دو ماہ پہلے قادیان بھیجے تاکہ صدر انجمن احمدیہ غور کے بعد اس کا قابل منظور حصہ سالانہ بجٹ کے ساتھ شائع کر سکے۔

(ب) عام حالات میں مرکزی فنڈ سے جس قدر آمد مقامی بجٹ میں دکھلائی گئی ہو۔ اس سے کم از کم دوگنی مقامی چندہ کی آمدنی چاہیئے۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے۔ کہ مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقامی طور پر واجبی کوشش کر رہی ہے

(ج) بجٹ اخراجات میں صرف ایسے مصارف رکھے گئے ہوں۔ جو مقامی ہیں مثلاً کسی مقامی لاوارث یا نادار شخص کے مرنے پر تجہیز و تکفین کا خرچ۔ کسی غریب کی بیماری میں مدد۔ مقامی تبلیغ۔ مقامی تعلیم و تربیت۔ مہمان نوازی۔ امام الصلوٰۃ کی امداد۔ تحصیل چندہ کا خرچ وغیرہ

نوٹ:۔ حتی الوسع مقامی جماعتوں میں تمام کام آنریری ہوں گے اور ضرورت پر صرف چپراسی یا دفتری پیڈ رکھا جا سکتا ہے۔

۶۔ جس انجمن کو گرانٹ ملے۔ اس کا خصوصیت سے یہ فرض ہو گا۔ کہ وہ اپنے تمام مرکزی چندے باقاعدہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرائے ایسے چندوں کی میزان۔ وصولی اور نسبت کے متعلق ناظر بیت المال کی طرف سے سالانہ رپورٹ مجلس میں پیش ہو گی۔ جس پر صدر انجمن احمدیہ ایک سالانہ رقم اس انجمن کے لئے منظور کرے گی۔ اس رقم کا بارھواں حصہ خزانہ سے ہر ماہ برآمد ہو کر مقامی اخراجات کے لئے مقامی جماعت کو بھیجا جائے گا۔

۷۔ ایسی گرانٹ صیغہ بیت المال کی مد امداد برائے مقامی اخراجات سے برآمد ہوا کرے گی۔

نوٹ:۔ جائز ہو گا۔ کہ ترسیل زر کی سہولت اور کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ناظر بیت المال اور مقامی انجمن کی باہمی رضامندی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جائے۔ جس سے روپیہ کا جمع خرچ تو باقاعدہ ہو جائے۔ مگر وقت اور ترسیل زر کے اخراجات میں کفایت پیدا کر لی جائے

اس سال حالات کے غیر معمولی طور پر بدلنے کے سبب صدر انجمن احمدیہ نے میزانیہ سال ۱۳۲۷ ہش ۲۸ میں بالمقطعہ کچھ رقم منظور کر دی ہے۔ اب چونکہ اس رقم کی تقسیم کا معاملہ زیر غور ہے۔ اس لئے جن جماعتوں کو گرانٹ کی ضرورت محسوس ہو بپابندی قواعد مندرجہ بالا ۳۰ جون ۱۹۴۸ / ۳۰ احسان ۱۳۲۷ ہش تک اپنی درخواست نظارت بیت المال میں بھجوا دیں ان درخواستوں کے آنے پر مناسب کارروائی کی جائے گی انشاء اللہ

(نظارت بیت المال)

آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم حکومت پاکستان

حکومت پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر دفاع آنریبل مسٹر لیاقت علی خان یکم اکتوبر ۱۸۹۵ء کو بمقام کرنال مشرقی پنجاب پیدا ہوئے۔ آپ دکن الدولہ شمشیر جنگ نواب رستم علی خان کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ یہ خاندان ۵۰۰ سال ہوئے ایران سے ہندوستان آیا تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب نوشیرواں عادل سے ملتا ہے

لیاقت علی خان نے ۱۹۱۸ء میں ایم۔ اے او کالج علی گڑھ سے بی۔ اے کیا۔ کالج اس وقت الہ آباد سے ملحق تھا۔ ۱۹۱۹ء میں انگلینڈ گئے۔ اور اکسیٹر کالج آکسفورڈ میں داخل ہوئے جہاں سے ۱۹۲۱ء میں ڈگری لی اور آپ نے ۱۹۲۲ء میں بیرسٹری کی تکمیل کی۔ آکسفورڈ میں آپ کو انڈین مجلس کا خازن چنا گیا۔ اور ۱۹۲۲ء میں ہندوستان واپس آئے۔ اور ۱۹۲۳ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے

آپ اگرچہ بیرسٹر ہیں مگر نہ تو کبھی پریکٹس کی اور نہ کسی عدالت میں بیرسٹر ہونے کی حیثیت سے گئے اپنا تمام وقت معاشرتی۔ تعلیمی اور سیاسی سرگرمیوں میں گزارتے رہے

۱۹۲۶ء میں یو۔ پی کی مجلس قانون ساز کے ممبر ہو گئے

اور ۱۹۴۰ء تک مسلسل ممبر رہے۔ اس کے بعد آپ مرکزی مجلس قانون ساز کے ممبر ہو گئے۔ یو۔ پی کی مجلس قانون ساز کے ڈپٹی پریذیڈنٹ چنے گئے۔ اور چھ سال اس عہدہ پر فائز رہے۔ آپ کونسل کے ڈیماکریٹک پارٹی کے لیڈر بھی تھے ۱۹۳۴ء میں ہند برطانوی تجارتی وفد کے ممبر کی حیثیت سے لندن گئے۔

۱۹۳۶ء میں جب قائد اعظم نے آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم جدید کی تو مسٹر لیاقت علی خان اس کے آنریری جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ اس کے بعد آپ اس عہدے پر فائز رہے قائد اعظم نے آپ کی وزارت کو بہت سراہا ہے۔

گجرات کیمپ کے چار افسر برخاست کر دیئے گئے

لاہور ۱۱ ؍جون مسٹر غضنفر علی خاں نے آج گجرات کیمپ کا دورہ کیا اور مہاجرین کے کیمپ کے چار ذمہ دار افراد کو فوراً علیحدہ کر دینے کا حکم جاری کیا اخبارات میں ان کے خلاف بدعنوانیاں کرنے کی خبریں شائع ہوئی تھیں اور وُہ تحقیقات کرنے وہاں گئے تھے۔

مسلم لیگ کے جلسوں میں شرکت کی ممانعت

لاہور ۱۱ ؍جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے تمام سرکاری ملازموں کو مسلم لیگ کے جلسوں میں بھی شریک ہونے سے منع کر دیا ہے جس کی صدارت پاکستان کے وزراء کر رہے ہوں حکومت نے بتایا ہے کہ بعض خاص خاص موقعوں پر سرکاری ملازموں کو مسلم لیگ کے جلسوں میں شریک ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔

کلکتہ میں یونین جیک جلا دیا گیا

کلکتہ ۱۱ ؍جون۔ آج کلکتہ میں شاہ انگلستان کا یوم ولادت منایا گیا۔ یونین جیک کو جلانے کے دو واقعہ رونما ہوئے۔ پولیس نے دو افراد کو گرفتار کر لیا۔

اتحادی ریڈیو کا اعلان

نیو یارک ۱۱ ؍جون اتحادی ریڈیو نے بتایا ہے کہ ابھی سلامتی کونسل کو آخری فیصلہ کرنا ہے کہ کتنے اور فوجی مبصر فلسطین بھیجنے کی ضرورت ہے یہ مبصر عارضی صلح کی دیکھ بھال کریں گے۔

بقیہ از صفحہ ۲

کو ٹھکرانے کی جسارت کر رہے ہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس عدالت کے پیچھے اپنا فیصلہ منوانے کی دنیوی طاقت نہیں ہے جیسی عام ملکی عدالتوں کے پیچھے ہوتی ہے۔ اگر آپ دنیا کے ایک آئین پسند شہری ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ اس عدالت عالیہ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ جس کا دروازہ خود آپ نے اس کو اقوام عالم کی عدالت عالیہ سمجھ کر کھٹکھٹایا تھا۔

اس عدالت نے آپ کے جن اعتراضات کو رد کر دیا ہے اب ان کو دہرانے سے اور عدالت کے فیصلہ کی تعمیل نہ ہونے دینے سے صریح نتیجہ یہی برآمد ہوتا ہے کہ ہند یونین اپنے جرائم کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہے۔

انبالہ ۱۱ ؍جون انبالہ ٹرانزٹ کیمپ سے ۲۵۰ مسلمانوں کو آج رات پاکستان پہنچایا جا رہا ہے انہیں اکثر مرتد مسلمان بھی شامل ہیں جو ہندو ہو گئے تھے۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے آئندہ اجلاس میں

شیخ صادق حسن مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کریں گے

لاہور ۔ اپنے نامہ نگار سے ۔ ۱۱ ؍جون

مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ایک ممتاز رکن شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی آئندہ میٹنگ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے

۱۔ مسلم لیگ کے ان جان نثار خدام جنہوں نے گزشتہ فسادات میں بیش قیمت خدمات انجام دیں قید ہوئے مصائب سہے اور اذیتیں جھیلیں حکومت مغربی پنجاب اُن کی بحالی کیلئے خاص اقدامات کرے ۲۔ باشندگان مغربی پنجاب کو ملٹری قوم بنانے کے لئے اسلحہ رکھنے والے افراد کو مقررہ جگہوں پر بندوقوں۔ رائفلوں اور ریوالوروں کے چلانے کی ٹریننگ دی جائے۔ (۳) ہر اُس شخص کو جو لائسنس حاصل کر چکا ہے حکومت اسلحہ مہیا کرے۔ (۴) مشرقی پنجاب میں شہید ہونے والے مجاہدوں کی بیواؤں اور بچوں کی مالی امداد کی جائے (۵) چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کے بعد پاکستان کی صنعت کو فروغ دینے کے متعلق پراپیگنڈہ کیا جائے

اتحادی فوجی مبصر فلسطین پہنچنا شروع ہو گئے

لندن ۱۱ ؍جون عربوں اور یہودیوں کی طرف سے فلسطین میں عارضی صلح کی تجاویز منظور کرنے کے بعد اتحادی مبصر فلسطین پہونچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس جماعت میں امریکہ، بلجیم اور فرانس کے ۲۱۔ فوجی افسر شامل ہیں پانچ مبصر سویڈن سے بلائے گئے ہیں۔

سفیر پاکستان متعینہ مصر کا پریس اٹاچی

کراچی ۱۱ ؍جون ڈاکٹر ہمدانی کو جو سیاست اسلامی پر کئی کتابیں لکھ چکے ہیں سفیر پاکستان متعینہ مصر کا پریس اٹاچی مقرر کیا گیا ہے ڈاکٹر ہمدانی اپنے جدید تقرر سے پہلے مغربی پنجاب میں شعبہ اسلامیات کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر تھے

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس

جوہنسبرگ ۱۱ ؍جون ایک پریس رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ڈی الیف ملان جدید وزیر اعظم نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس ۶ ؍اگست کو کیپ ٹاؤن میں ہوگا۔ "ڈیلی میل" کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ کا فوری اقدام یہ ہوگا کہ وہ درآمد پر کنٹرول کرے کمیونزم کی روک تھام ہو۔ اور ہجرت کو کم کر دیا جائے۔

---

* یہ ہے کہ وراثتی شہنشاہیت کا خاتمہ کر دیا جائے اور خلفاء راشدہ کے دور کی طرح بادشاہ کا انتخاب عامۃ المسلمین کریں۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان کی حکومت بھی انہی اصولوں پر قائم کی جائے کہ جن پر خلافت راشدہ قائم تھی اور ملک میں شرعی نظام قائم کیا جائے۔

مشرق بعید میں روسی سرگرمیاں

لندن ۱۱ ؍جون ملایا سے آمدہ اطلاعات اور مشرق بعید میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ان سے سیاسی حلقے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ روس نے اعصابی جنگ کا اکھاڑہ مغرب سے مشرق میں منتقل کر دیا ہے۔ یورپ اور ایشیا کے درمیان جو اہم واقعات رونما ہوئے ہیں۔ وُہ روسی پالیسی کا ایک حصہ ہیں مبصروں کا کہنا ہے کہ مغربی ممالک کی یونین قائم ہو جانے اور مارشل پروگرام کے امدادی پروگرام کی وجہ سے روس نے اپنا دباؤ مغربی ممالک میں کم کر دیا ہے لیکن مشرق بعید میں اس نے اپنی طاقت میں اضافہ کر دیا ہے۔

افغانستان میں شہنشاہیت کو ختم کر دینے کی تحریک

پشاور ۱۱ ؍جون کابل سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ افغانستان میں ذمہ وار اور کامل طور پر جمہوری حکومت قائم کرنے کی تحریک زوروں پر ہے۔ افغانستان کے عوام مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت افغانستان کو جمہوری حکومت بنا دیا جائے جو لوگوں کی خواہشات پر مبنی ہو۔ اس تحریک میں افغانستان کے مذہبی رہنما پیش پیش ہیں ان کا مطالبہ *

حیدر آبادی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا

لاہور ۱۱ ؍جون۔ نشرگاہ حیدر آباد نے آج رات خبریں براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میجر جنرل ایل ڈرودس کمانڈر افواج حیدر آباد نے تمام فوجوں کو حکم دے دیا ہے کہ وُہ بالکل تیار رہیں کل سے حیدر آباد میں آزادی کا ہفتہ منایا جا رہا ہے اس میں مختلف جگہوں پر فوجوں کی پریڈ ہوگی اناؤنسر نے یہ بھی بتایا کہ سرحدات پر متعین فوجوں کو میجر جنرل ڈرودس نے حکم دیا ہے کہ وُہ بالکل تیار رہیں اگر کوئی ہندوستانی فوج سرحد کو عبور کرے تو اسے روکیں۔

اناؤنسر نے یہ بھی بتایا کہ آج میجر جنرل ڈرودس نے نشرگاہ حیدر آباد سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرنا تھی لیکن میجر جنرل آج سرحدوں پر متعین فوج کی دیکھ بھال کرنے کے لئے تشریف لے گئے اس لئے وُہ تقریر براڈکاسٹ نہ ہو سکی۔

امپروومنٹ ٹرسٹ کی سکیم میں تبدیلی

لاہور ۱۱ ؍جون۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں مکانوں کی کمی اور عوام کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ اپنی مجوزہ سکیم میں تبدیلی کرنے پر غور کر رہی ہے اس سکیم کے مطابق امپروومنٹ ٹرسٹ موچی اور دہلی دروازہ کے گنجان آباد علاقہ کے مکانوں پر قبضہ کرنیوالی تھی چند روز سے مقامی اخبارات اور پبلک پلیٹ فارم سے اس کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے امپروومنٹ ٹرسٹ اب صرف ان غیر مسلم مکانوں کو قبضہ میں لے گی جنہیں آگ سے نقصان پہنچا ہے یہ مکانات اکبری منڈی کے علاقہ میں واقع ہیں۔

صوبہ بہار میں ہندی عدالتی زبان

پٹنہ ۱۱ ؍جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار نے صوبہ میں ہندی کو دیوناگری رسم الخط میں عدالتی زبان قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے اس فیصلہ پر فوری عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔ حکومت نے اس فیصلہ کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ساری عدالتوں میں بھیج دیا جائے گا حکومت نے ضلع مانبھوم کے صدر سب ڈویژن میں بنگالی کو مستثنیٰ زبان قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے صوبائی حکومت نے ہر ضلع کے حکام کو سرکلر بھیجا ہے کہ ہندی نہ جاننے والے کو ملازمت نہ دی جائے تاہم اگر کوئی ایسا افسر مقرر ہوا ہو جو ہندی نہ جانتا ہو تو اس کیلئے صوبائی حکومت کچھ متعین تقرر کے چھ ماہ کے